ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم
ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ البقرۃ (مسلسل)

آیت ۲۶۲

﴿اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًی ۙ لَّھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾﴾

ترکیب: ''یُتْبِعُوْنَ'' کا مفعول اوّل ''مَا'' ہے' جبکہ ''مَنًّا'' اور ''اَذًی'' اس کے مفعول ثانی ہیں' اس لیے یہاں ''اَذًی'' محلاً منصوب ہے۔ ''اَجْرُھُمْ'' مبتدأ مؤخر ہے' اس کی خبر محذوف ہے جو ''ثَابِتٌ'' یا ''مَحْفُوْظٌ'' ہو سکتی ہے۔ ''لَھُمْ'' قائم مقام خبر مقدم ہے اور ''عِنْدَ رَبِّھِمْ'' متعلق خبر ہے۔ ''لَا خَوْفٌ'' مبتدأ نکرہ ہے' کیونکہ قاعدہ بیان ہو رہا ہے' اس کی بھی خبر محذوف ہے اور ''عَلَیْھِمْ'' قائم مقام خبر ہے۔ ''ھُمْ'' مبتدأ ہے اور ''یَحْزَنُوْنَ'' جملہ فعلیہ بن کر اس کی خبر ہے۔

ترجمہ:

اَلَّذِیْنَ: وہ لوگ جو	یُنْفِقُوْنَ: خرچ کرتے ہیں
اَمْوَالَھُمْ: اپنے مالوں کو	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ: اللہ کی راہ میں
ثُمَّ: پھر	لَا یُتْبِعُوْنَ: وہ لوگ پیچھے نہیں لگاتے
مَآ: اس کے جو	اَنْفَقُوْا: انہوں نے خرچ کیا

مَنًّا : احسان جتانے کو	وَّلَآ اَذًى : اور نہ ہی ستانے کو
لَّھُمْ : ان کے لیے ہے	اَجْرُھُمْ : ان کا اجر
عِنْدَ رَبِّھِمْ : ان کے ربّ کے پاس	وَلَا خَوْفٌ : اور کوئی خوف نہیں ہے
عَلَيْھِمْ : ان پر	وَلَا ھُمْ : اور نہ ہی وہ لوگ
يَحْزَنُوْنَ : پچھتاتے ہیں	

نوٹ (۱): خوف کا تعلق مستقبل کے اندیشوں سے ہے کہ انسان کو ہر وقت دھڑ کا لگا رہے کہ کہیں یہ نہ ہو جائے کہیں وہ نہ ہو جائے۔ حزن کا تعلق ماضی کے پچھتاووں سے ہے کہ کاش میں نے یہ نہ کیا ہوتا! کاش ایسا نہ ہوتا!۔ ایک انسان اگر ان دو کیفیتوں سے محفوظ و ماً مون ہو جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا انعام ہے جو بے غرض انفاق کے اصل اجر کے علاوہ ہے۔ اسی لیے فرمایا کہ اُن کا اجر تو اُن کے ربّ کے پاس محفوظ ہے اور یہ دنیا میں ان کا انعام ہے۔

یہ داخلی کیفیت اصلاً تو جنتی لوگوں کا خاصہ ہے' لیکن بے غرض انفاق کرنے والوں کو کسی درجہ میں یہ انعام اس دنیا میں بھی ملتا ہے۔ امام ابن تیمیہ ؒ کا غالباً یہی مطلب تھا جب انہوں نے فرمایا کہ میری جنت میرے سینے میں ہے۔ برٹرنڈ رسل نے بھی اپنی کتاب "Conquest of Happiness" میں اپنے غور و فکر کا نچوڑ اِن الفاظ میں بیان کیا کہ "Happiness is a state of mind"۔

اس دنیا میں جنت حاصل کرنے کے لیے بے غرض انفاق کی ایک صفت اس آیت میں بیان ہوئی ہے کہ نہ صرف احسان نہیں جتاتے بلکہ یہ احتیاط بھی کرتے ہیں کہ ان کے طرزِ عمل سے دوسرے کو کوئی جذباتی ٹھیس بھی نہ پہنچے۔ ایک اور صفت سورۃ الدہر کی آیات ۸'۹ میں بیان ہوئی ہے کہ وہ لوگ جب کسی مسکین' یتیم یا قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں تو کسی بدلے کی اُمید تو کیا' وہ شکریے کی بھی اُمید نہیں رکھتے ؎

یہ بزمِ مے ہے' یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھا لے ہاتھ میں' مینا اسی کا ہے

آیت ۲۶۳

﴿قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ﴾

غ ن ی

غَنِیَ (س) غِنًی : (۱) کسی قسم کی کوئی ضرورت لاحق نہ ہونا' ضروریات سے بے نیاز ہونا (یہ مفہوم صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے)۔ (۲) ضروریات پوری کرنے کے ذرائع میسر ہونا' مالدار ہونا' بےفکر و بے پرواہ ہونا (یہ مفہوم غیر اللہ کے لیے ہے)۔

مَغْنًی : اپنا وجود قائم رکھنا' یعنی زندہ رہنا' کسی جگہ رہنا۔ ﴿كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ﴾ (ھود:٦٨) ''جیسے کہ وہ لوگ رہتے ہی نہیں تھے اس میں۔''

غَنِیٌّ ج اَغْنِيَاءُ (فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت) : بے نیاز' مالدار۔ ﴿اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ﴾ (التوبۃ:٩٣) ''الزام تو بس ان لوگوں پر ہے جنہوں نے رخصت مانگی آپؐ سے اس حال میں کہ وہ لوگ مالدار تھے۔''

اَغْنٰی (افعال) اِغْنَاءً : (۱) کسی کی کوئی ضرورت پوری کرنا یا تکلیف دور کرنا' یعنی کام آنا۔ (۲) مالدار کرنا۔ (۳) بےفکر و بے پرواہ کرنا۔ ﴿مَا اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝﴾ (اللّھب) ''کام نہیں آیا اس کے اس کا مال اور جو اس نے کمایا۔'' ﴿وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝﴾ (الضُّحٰی) ''اور اُس نے پایا آپؐ کو تنگ دست تو اس نے مالدار کیا۔'' ﴿لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝﴾ (الغاشیۃ) ''وہ موٹا نہیں کرتا ہے اور نہ بےفکر کرتا ہے بھوک سے۔''

مُغْنٍ (اسم الفاعل) : کام آنے والا' بے پرواہ کرنے والا۔ ﴿فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ﴾ (ابرٰھیم:٢١) ''تو کیا تم لوگ دور کرنے والے ہو ہم سے اللہ کے عذاب سے کچھ بھی؟''

اِسْتَغْنٰی (استفعال) اِسْتِغْنَاءً : (۱) بے نیازی اختیار کرنا۔ (۲) بےفکر و بے پرواہ سمجھنا۔ ﴿فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ﴾ (التغابن:٦) ''تو انہوں نے انکار کیا اور منہ موڑا اور بے نیاز ہوا اللہ۔'' ﴿وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝﴾ (اللیل) ''اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہوا۔''

ترکیب : مرکب توصیفی ''قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ'' اور مفرد ''مَغْفِرَةٌ'' یہ دونوں مبتدأ نکرہ ہیں اور ''خَيْرٌ'' اس کی خبر ہے۔ ''خَيْرٌ'' افعل التفضیل ہے اور ''مِنْ'' کے ساتھ آیا ہے اس لیے یہ واحد ہی رہے گا۔ ''صَدَقَةٍ'' نکرہ موصوفہ ہے۔ ''يَتْبَعُ'' کا فاعل ''اَذًى'' ہے اس لیے یہاں پر یہ محلاً مرفوع ہے۔

ترجمہ:

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ : ایک بھلی بات — وَّمَغْفِرَةٌ : اور درگزر

خَيْرٌ : زیادہ بہتر ہے — مِّنْ صَدَقَةٍ : ایسے صدقے سے

يَّتْبَعُهَآ : پیچھے پیچھے آتا ہے جس کے — اَذًى : ستانا

وَاللّٰهُ : اور اللہ — غَنِيٌّ : بے نیاز ہے

حَلِيْمٌ : بردبار ہے

آیت ۲۶۴

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦٤﴾﴾

ت ر ب

تَرِبَ (س) تَرَبًا : کسی چیز کو مٹی لگنا' خاک آلود ہونا۔

مَتْرَبَةً : محتاج ہونا۔

مَتْرَبَةٌ (اسم ذات بھی ہے) : محتاجی۔ ﴿اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾﴾ (البلد) ''یا کسی مسکین محتاجی والے کو۔''

تُرَابٌ (اسم ذات) : مٹی۔ آیت زیر مطالعہ۔

تَرِيْبَةٌ ج تَرَائِبُ : سینے کی پسلی۔ ﴿يَخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴿٧﴾﴾ (الطارق) ''وہ نکلتا ہے پیٹھ اور پسلیوں کے درمیان سے۔''

تِرْبٌ ج اَتْرَابٌ : ایک مٹی میں کھیلے ہوئے' ہم عمر۔ ﴿وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿٣٣﴾﴾ (النبأ) ''اور ہم عمر عورتیں۔''

و ب ل

وَبُلَ (ک) وَبَالًا : کسی چیز کا سخت ہونا' نقصان دہ ہونا۔

وَابِلٌ : بڑے بڑے اور وزنی قطروں والی بارش۔ آیت زیر مطالعہ۔

وَبَالٌ : نقصان' برا انجام' سزا۔ ﴿لِيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ﴾ (المائدۃ:۹۵) ''تا کہ وہ چکھے سزا اپنے کام کی۔''

وَبِيْلٌ (فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت): سخت' نقصان دہ' مُضر ۔﴿فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا﴾ (المزمّل) ''تو ہم نے پکڑا اس کو ایک سخت پکڑ میں۔''

ص ل د

صَلَدَ (ض) صَلْدًا : گنجے سر کا چمکنا' پتھر کا چکنا اور چمکدار ہونا۔

صَلْدٌ (اسم ذات بھی ہے) : چکنا اور چمکدار پتھر۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : ''يُنْفِقُ'' کا مفعول ''مَالَهٗ'' ہے جبکہ ''رِئَاءَ النَّاسِ'' حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ''وَلَا يُؤْمِنُ'' کا ''واؤ'' حالیہ ہے۔ ''صَفْوَانٍ'' نکرہ موصوفہ ہے۔ ''تُرَابٌ'' مبتدأ مؤخر نکرہ ہے۔ اس کی خبر ''مَوْجُوْدٌ'' محذوف ہے اور ''عَلَيْهِ'' قائم مقام خبر مقدم ہے۔ اس کی ضمیر ''صَفْوَانٍ'' کے لیے ہے۔ ''فَاَصَابَهٗ'' کی ضمیر مفعولی بھی ''صَفْوَانٍ'' کے لیے ہے اور اس کا فاعل ''وَابِلٌ'' ہے۔ ''صَلْدًا'' حال ہے۔

ترجمہ:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ : اے لوگو! جو	اٰمَنُوْا : ایمان لائے
لَا تُبْطِلُوْا : تم لوگ باطل مت کرو	صَدَقٰتِكُمْ : اپنے صدقات کو
بِالْمَنِّ : احسان جتانے سے	وَالْاَذٰى : اور ستانے سے
كَالَّذِيْ : اس کی مانند جو	يُنْفِقُ : خرچ کرتا ہے
مَالَهٗ : اپنے مال کو	رِئَآءَ النَّاسِ : لوگوں کو دکھاتے ہوئے
وَ : اس حال میں کہ	لَا يُؤْمِنُ : وہ ایمان نہیں لاتا
بِاللّٰهِ : اللہ پر	وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ : اور آخری دن (آخرت) پر
فَمَثَلُهٗ : تو اس کی مثال	كَمَثَلِ صَفْوَانٍ : ایک ایسے صاف پتھر کی مثال کی مانند ہے
عَلَيْهِ : جس پر	تُرَابٌ : کچھ مٹی ہے
فَاَصَابَهٗ : پھر آ لگی اس کو	وَابِلٌ : ایک موٹی بوندوں والی بارش

فَتَرَکَہٗ :تواس نے چھوڑا اس کو
صَلْدًا :چمکتا ہوا
لَا یَقْدِرُوْنَ :وہ لوگ قابو نہیں پاتے
عَلٰی شَیْءٍ :کسی چیز پر
مِّمَّا : اس میں سے جو
کَسَبُوْا :انہوں نے کمایا
وَاللّٰہُ :اوراللہ
لَا یَھْدِی :ہدایت نہیں دیتا
الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ :ناشکری کرنے والے لوگوں کو

آیت ۲۶۵

﴿وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ کَمَثَلِ جَنَّۃٍ بِرَبْوَۃٍ اَصَابَھَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُکُلَھَا ضِعْفَیْنِ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْھَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲۶۵﴾﴾

ر ب و

رَبَا (ن) رِبَاءً : کسی چیز کا اپنی جگہ سے بلند ہونا' اُگنا' بڑھنا' اُبھرنا۔﴿وَتَرَی الْاَرْضَ ھَامِدَۃً فَاِذَا اَنْزَلْنَا عَلَیْھَا الْمَآءَ اھْتَزَّتْ وَرَبَتْ﴾ (الحج:۵) ''اورتو دیکھتا ہے زمین کو مرجھائی ہوئی' پھر جب بھی ہم اتارتے ہیں اس پر پانی کو تو وہ لہلہاتی ہے اور اُبھرتی ہے۔''

اَرْبٰی (افعل التفضیل) : زیادہ اُگنے یا بڑھنے والا۔﴿تَتَّخِذُوْنَ اَیْمَانَکُمْ دَخَلًا بَیْنَکُمْ اَنْ تَکُوْنَ اُمَّۃٌ ھِیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّۃٍ﴾ (النحل:۹۲) ''تم لوگ بناتے ہو اپنی قسموں کو دخل دینے (کے بہانے) کے لیے آپس میں' تاکہ ہو جائے ایک قوم زیادہ بڑھنے والی دوسری قوم سے۔''

رَابٍ (فَاعِلٌ کے وزن پر اسم الفاعل) : اُبھرنے والا' چڑھنے والا۔﴿فَاحْتَمَلَ السَّیْلُ زَبَدًا رَّابِیًا﴾ (الرعد:۱۷) ''تو اٹھایا بہتے پانی نے ابھرنے والا کچھ جھاگ۔''

رِبٰوا (اسم ذات) : بڑھی ہوئی یا اُبھری ہوئی چیز۔ اصطلاحاً سود کے لیے استعمال ہوتا ہے۔﴿یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ﴾ (البقرۃ:۲۷۶) ''مٹاتا ہے اللہ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو۔''

رَبْوَۃٌ (اسم ذات) : بلند جگہ' ٹیلہ۔ آیت زیر مطالعہ۔

اَرْبٰی (افعال) اِرْبَاءً : بلند کرنا' بڑھانا۔ ﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ﴾ (البقرۃ:۲۷۶) ''مٹاتا ہے اللہ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو۔''

رَبّٰی (تفعیل) تَرْبِيَةً : بتدریج بلند کرتے رہنا' بڑھاتے رہنا' یعنی تربیت کرنا۔ ﴿رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا﴾ (الاسراء) ''اے میرے ربّ! تو رحم کر ان دونوں پر جیسا کہ ان دونوں نے تربیت کی میری بچپن میں۔''

ط ل ل

طَلَّ (ن) طَلًّا : شبنم پڑنا' پھوار پڑنا۔

طَلٌّ (اسم ذات) : شبنم' پھوار۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : ''يُنْفِقُوْنَ'' کا مفعول ''اَمْوَالَهُمْ'' ہے جبکہ مرکب اضافی ''اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ'' حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ''مَرْضَاتِ'' کو لمبی ''تا'' سے لکھنا قرآن کا مخصوص املاء ہے۔ ''تَثْبِيْتًا'' بھی حال ہے۔ ''جَنَّةٍ'' نکرہ مخصوصہ ہے۔ ''اَصَابَهَا'' کا فاعل ''وَابِلٌ'' ہے اور اس کی ضمیر مفعولی ''جَنَّةٍ'' کے لیے ہے۔ ''فَاٰتَتْ'' کی ضمیر فاعلی ''هِيَ'' بھی ''جَنَّةٍ'' کے لیے ہے۔ ''ضِعْفَيْنِ'' حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ''فَطَلٌّ'' فعل محذوف کا فاعل ہے' یعنی ''فَاَصَابَهَا طَلٌّ''۔

ترجمہ:

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ : اور ان لوگوں کی مثال جو
يُنْفِقُوْنَ : خرچ کرتے ہیں
اَمْوَالَهُمُ : اپنے مالوں کو
ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ : اللہ کی رضا کی جستجو کرتے ہوئے
وَتَثْبِيْتًا : اور جماتے ہوئے
مِّنْ اَنْفُسِهِمْ : اپنے آپ کو
كَمَثَلِ جَنَّةٍ : ایک ایسے باغ کی مثال کی مانند ہے جو
بِرَبْوَةٍ : ایک ٹیلے پر ہے
اَصَابَهَا : آ لگی اس کو
وَابِلٌ : ایک موٹے قطروں والی بارش
فَاٰتَتْ : تو اس نے دیا
اُكُلَهَا : اپنا پھل
ضِعْفَيْنِ : دوگنا
فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا : پھر اگر نہیں لگی اس کو
وَابِلٌ : کوئی موٹے قطروں والی بارش
فَطَلٌّ : تو (آ لگی اس کو) ایک پھوار

وَاللّٰہُ :اور اللہ | بِمَا :اس کو جو
تَعْمَلُوْنَ :تم لوگ کرتے ہو | بَصِیْرٌ :دیکھنے والا ہے

آیت ۲۶۶

﴿اَیَوَدُّ اَحَدُکُمْ اَنْ تَکُوْنَ لَہٗ جَنَّۃٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ۙ لَہٗ فِیْھَا مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَہُ الْکِبَرُ وَلَہٗ ذُرِّیَّۃٌ ضُعَفَآءُ ۚ فَاَصَابَھَآ اِعْصَارٌ فِیْہِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۭ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَتَفَکَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾﴾

ن خ ل

نَخَلَ (ن) نَخْلًا :آٹا چھان کر بھوسی الگ کرنا' اچھی چیز پسند کرنا۔

نَخْلٌ (اسم جنس) :واحد ''نَخْلَۃٌ'' جمع ''نَخِیْلٌ'': کھجور کا درخت۔ ﴿فِیْھِمَا فَاکِھَۃٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾﴾ (الرحمٰن) ''ان دونوں میں ہیں کچھ میوے اور کچھ کھجور اور کچھ انار۔''

﴿ھُزِّیْٓ اِلَیْکِ بِجِذْعِ النَّخْلَۃِ﴾ (مریم:۲۵) ''تو ہلا اپنی طرف کھجور کے تنے کو!''

ع ص ر

عَصَرَ (ض) عَصْرًا :کسی چیز کا رس نچوڑنا' نچوڑنے کے لیے کسی چیز کو گھمانا' گردش دینا۔ ﴿وَفِیْہِ یَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾﴾ (یوسف) ''اور اس میں وہ لوگ رس نچوڑیں گے۔''

عَصْرٌ (اسم ذات) :زمانہ (کیونکہ یہ زمین کی گردش کا نچوڑ ہے) ﴿وَالْعَصْرِ ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ﴿۲﴾﴾ (العصر) ''زمانے کی قسم! بے شک تمام انسان خسارے میں ہیں۔''

اِعْصَارٌ (اسم ذات) :بگولہ' سائکلون۔ آیت زیر مطالعہ۔

اَعْصَرَ (افعال) اِعْصَارًا :بارش برسانا۔

مُعْصِرٌ (اسم الفاعل) :بارش برسانے والا' یعنی بادل۔ ﴿وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾﴾ (النبا) ''اور ہم نے اتارا بدلیوں سے کچھ پانی موسلا دھار۔''

ح ر ق

حَرَقَ (ن) حَرْقًا :کسی چیز کو جلانا۔

حَرِيْقٌ : ہمیشہ اور ہر حال میں جلانے والا' آگ کا شعلہ۔ ﴿ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ﴾ (آل عمران) ''تم لوگ چکھو شعلے کا عذاب۔''

حَرَّقَ (تفعیل) تَحْرِيْقًا : کثرت سے جلانا' جلا کر بھسم کر دینا۔ ﴿لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا﴾ (طٰہٰ) ''ہم لازماً جلا کر بھسم کریں گے اس کو پھر ہم لازماً بکھیریں گے اس کو پانی میں جیسے بکھیرتے ہیں۔''

حَرِّقْ (فعل امر) : تو جلا کر بھسم کر۔ ﴿قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْا اٰلِهَتَكُمْ﴾ (الانبیاء:٦٨) ''ان لوگوں نے کہا تم لوگ جلا کر بھسم کرو اس کو اور تم لوگ مدد کرو اپنے معبودوں کی۔''

اِحْتَرَقَ (افتعال) اِحْتِرَاقًا : اہتمام سے جلنا' جل کر بھسم ہونا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : ''يَوَدُّ'' کا فاعل ''اَحَدُكُمْ'' ہے۔ ''اَنْ تَكُوْنَ'' کا اسم ''جَنَّةٌ'' ہے' اس کی خبر محذوف ہے اور ''لَهٗ'' قائم مقام خبر مقدم ہے۔ ''تَجْرِیْ'' کا فاعل ''الْاَنْهٰرُ'' ہے' یہ غیر عاقل کی جمع مکسر ہے اس لیے فعل واحد مؤنث آیا ہے۔ ''لَهٗ'' خبر محذوف کی قائم مقام خبر مقدم ہے۔ ''فِيْهَا'' اور ''مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ'' متعلق خبر ہیں اور مبتدأ بھی محذوف ہے جو ''نَصِيْبٌ'' ہو سکتا ہے۔ ''وَاَصَابَهُ'' کی ضمیر مفعولی ''اَحَدُكُمْ'' کے لیے ہے اور ''الْكِبَرُ'' اس کا فاعل ہے۔ مرکب توصیفی ''ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ'' مبتدأ مؤخر نکرہ ہے' خبر محذوف ہے اور ''لَهٗ'' قائم مقام خبر مقدم ہے۔ ''ذُرِّيَّةٌ'' یہاں جمع کے مفہوم میں آیا ہے۔ ''فَاحْتَرَقَتْ'' کا فاعل اس میں ''هِيَ'' کی ضمیر ہے جو ''جَنَّةٌ'' کے لیے ہے۔

ترجمہ:

اَيَوَدُّ : کیا چاہتا ہے	اَحَدُكُمْ : تم میں کا (کوئی) ایک
اَنْ : کہ	تَكُوْنَ : ہو
لَهٗ : اس کے لیے	جَنَّةٌ : ایک باغ
مِّنْ نَّخِيْلٍ : کچھ کھجوروں سے	وَّاَعْنَابٍ : اور کچھ انگوروں سے
تَجْرِیْ : بہتی ہوں	مِنْ تَحْتِهَا : ان کے نیچے سے
الْاَنْهٰرُ : نہریں	لَهٗ : اس کے لیے ہو
فِيْهَا : اس میں	مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ : تمام پھلوں میں سے (ایک حصہ)

وَاَصَابَهُ :اور آ لگے اس کو
الْكِبَرُ :بڑھاپا
وَ :اس حال میں کہ
لَهٗ :اس کی ہوں
ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ : کچھ کمزور اولادیں
فَاَصَابَهَآ : پھر آ لگے اس کو
اِعْصَارٌ :ایک بگولہ
فِيْهِ :جس میں ہو
نَارٌ :ایک آگ
فَاحْتَرَقَتْ :پس وہ بھسم ہو
كَذٰلِكَ :اس طرح
يُبَيِّنُ :واضح کرتا ہے
اللّٰهُ :اللہ
لَكُمُ :تم لوگوں کے لیے
الْاٰيٰتِ :نشانیوں کو
لَعَلَّكُمْ :شاید کہ
تَتَفَكَّرُوْنَ :تم لوگ سوچ وبچار کرو

نوٹ (۱): سائکلون میں ہوا کی گردش سے جو بجلی پیدا ہوتی ہے اسے اس آیت میں آگ کہا گیا ہے' کیونکہ وہ بجلی جب کسی چیز پر گرتی ہے تو اسے جلا کر بھسم کر دیتی ہے۔

آیت ۲۶۷

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ﴿٢٦٧﴾﴾

ی م م

يَمَّ (ن) يَمًّا :کسی چیز کو پانی میں ڈالنا۔

يَمٌّ (اسم ذات) :پانی۔﴿فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ﴾ (الاعراف:۱۳۶) ''تو ہم نے ڈبویا ان کو پانی میں۔''

تَيَمَّمَ (تفعّل) تَيَمُّمًا :کسی چیز کا قصد کرنا' ارادہ کرنا۔آیت زیر مطالعہ۔

خ ب ث

خَبُثَ (ک) خَبَاثَةً :گندا اور ناپاک ہونا' ناکارہ اور ردّی ہونا۔﴿وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۭ﴾ (الاعراف:۵۸) ''اور جو ناکارہ ہوا اُس سے نہیں نکلتا مگر مشکل سے۔''

خَبِيْثٌ (فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت) :گندا' ناکارہ۔آیت زیر مطالعہ۔

غ م ض

غَمَضَ (ن) غُمُوْضًا : نیند کا جھونکا آنا۔

اَغْمَضَ (افعال) اِغْمَاضًا : آنکھ بند کرنا' چشم پوشی کرنا' غفلت برتنا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ترکیب : ''طَیِّبٰتِ'' مضاف ہے اور ''مَا'' اس کا مضاف الیہ ہے۔ ''لَسْتُمْ'' کا اسم اس میں شامل ''اَنْتُمْ'' کی ضمیر ہے اور ''بِاٰخِذِیْهِ'' اس کی خبر ہے۔ یہ ''بِاٰخِذِیْنَ'' تھا' مضاف ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گرا ہوا ہے۔

ترجمہ:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ : اے لوگو! جو	اٰمَنُوْٓا : ایمان لائے
اَنْفِقُوْا : تم لوگ خرچ کرو	مِنْ طَیِّبٰتِ مَا : اس کے پاکیزہ میں سے جو
كَسَبْتُمْ : تم لوگوں نے کمایا	وَمِمَّآ : اور اس میں سے جو
اَخْرَجْنَا : ہم نے نکالا	لَكُمْ : تمہارے لیے
مِّنَ الْاَرْضِ : زمین سے	وَلَا تَيَمَّمُوا : اور تم لوگ ارادہ مت کرو
الْخَبِيْثَ : ناکارہ کا	مِنْهُ : اس میں سے (جس سے)
تُنْفِقُوْنَ : تم لوگ خرچ کرتے ہو	وَلَسْتُمْ : حالانکہ تم لوگ نہیں ہو
بِاٰخِذِيْهِ : اس کو پکڑنے والے	اِلَّآ اَنْ : مگر یہ کہ
تُغْمِضُوْا : تم چشم پوشی کرتے ہو	فِيْهِ : اس سے
وَاعْلَمُوْٓا : اور جان لو	اَنَّ : کہ
اللّٰهَ : اللہ	غَنِيٌّ : بے نیاز ہے
حَمِيْدٌ : حمد کیا ہوا ہے	

آیت ۲۶۸

﴿ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۸﴾ ﴾

ف ق ر

فَقَرَ (ن) فَقْرًا : کھودنا' توڑنا۔

فَاقِرٌ (اسم الفاعل) : توڑنے والا۔ ﴿تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ﴾ (القیمۃ) ''وہ گمان کریں گے کہ کیا جائے گا ان سے توڑنے والا کام۔''

فَقُرَ (ک) فَقْرًا : محتاج ہونا' مفلس ہونا۔

فَقْرٌ (اسم ذات) : محتاجی' مفلسی۔ آیت زیر مطالعہ۔

فَقِيْرٌ ج فُقَرَاءُ (فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت) : محتاج' مفلس۔ ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (النساء:٦) ''اور جو ہو محتاج تو اسے چاہیے کہ وہ کھائے دستور کے مطابق۔'' ﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اِلَى اللّٰهِ﴾ (فاطر:١٥) ''اے لوگو! تم لوگ محتاج ہو اللہ کے۔''

ترکیب : ''يَعِدُ'' کا فاعل اس میں ''هُوَ'' کی ضمیر ہے جو ''اَلشَّيْطٰنُ'' کے لیے ہے۔ ''كُمْ'' کی ضمیر اس کا مفعول اوّل ہے اور ''اَلْفَقْرَ'' مفعول ثانی ہے۔ اس کے آگے ''يَعِدُ'' کا فاعل اس میں ''هُوَ'' کی ضمیر ہے جو اللہ کے لیے ہے۔ ''كُمْ'' مفعول اوّل ہے' جبکہ ''مَغْفِرَةً'' اور ''فَضْلًا'' دونوں مفعولِ ثانی ہیں۔

ترجمہ:

اَلشَّيْطٰنُ : شیطان	يَعِدُ : وعدہ دیتا ہے
كُمُ : تم لوگوں کو	الْفَقْرَ : مفلسی کا
وَيَاْمُرُ : اور ترغیب دیتا ہے	كُمْ : تم لوگوں کو
بِالْفَحْشَآءِ : اعلانیہ بے حیائی کی	وَاللّٰهُ : اور اللہ
يَعِدُ : وعدہ کرتا ہے	كُمْ : تم لوگوں سے
مَّغْفِرَةً : مغفرت کا	مِّنْهُ : اس سے (یعنی اپنی)
وَفَضْلًا : اور (اپنے) فضل کا	وَاللّٰهُ : اور اللہ
وَاسِعٌ : وسعت والا ہے	عَلِيْمٌ : جاننے والا ہے

آیت ۲۶۹

﴿يُّؤْتِى الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِىَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ
وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾

ترکیب: ''یُؤْتِیْ'' کا فاعل اس میں ''ھُوَ'' کی ضمیر ہے جو اللہ کے لیے ہے۔ ''اَلْحِکْمَۃَ'' اس کا مفعول اوّل ہے اور ''مَنْ'' مفعول ثانی ہے۔ اس کے آگے ''وَمَنْ'' شرطیہ ہے۔ ''یُؤْتَ الْحِکْمَۃَ'' شرط ہے اور ''فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا'' جواب شرط ہے۔ شرط ہونے کی وجہ سے مضارع مجہول ''یُؤْتٰی'' مجزوم ہوا تو ''یا'' گر گئی اور ''یُؤْتَ'' باقی بچا۔ اس کا نائب فاعل اس میں ''ھُوَ'' کی ضمیر ہے جو ''مَنْ'' کے لیے ہے' جبکہ ''اَلْحِکْمَۃَ'' مفعول ثانی کی وجہ سے منصوب ہے۔ ''اُوْتِیَ'' ماضی مجہول ہے اور جواب شرط ہونے کی وجہ سے محلاً مجزوم ہے۔ اس کا نائب فاعل بھی اس میں ''ھُوَ'' کی ضمیر ہے جو ''مَنْ'' کے لیے ہے' جبکہ ''خَیْرًا کَثِیْرًا'' مفعول ثانی ہے۔

ترجمہ:

يُّؤْتِى : وہ دیتا ہے	الْحِكْمَةَ : دانائی
مَنْ : اس کو جس کو	يَّشَآءُ : وہ چاہتا ہے
وَمَنْ : اور جس کو	يُّؤْتَ : دی جاتی ہے
الْحِكْمَةَ : دانائی	فَقَدْ اُوْتِىَ : تو اس کو دی گئی ہے
خَيْرًا كَثِيْرًا : ایک کثیر بھلائی	وَمَا يَذَّكَّرُ : اور نصیحت نہیں حاصل کرتے
اِلَّآ : مگر	اُولُوا الْاَلْبَابِ : سوجھ بوجھ والے لوگ

آیت ۲۷۰

﴿وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
مِنْ اَنْصَارٍ﴾

ترکیب: ''وَمَا اَنْفَقْتُمْ'' میں ''مَا'' موصولہ' شرطیہ ہے۔ ''اَنْفَقْتُمْ'' سے ''مِنْ نَذْرٍ'' تک شرط ہے۔ اس میں افعالِ ماضی استعمال ہوئے ہیں' اس لیے ان پر مجزوم ہونے کا

عمل ظاہر نہیں ہوا اور وہ محلاً مجزوم ہیں۔ ''فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ'' پورا جملہ جوابِ شرط ہے اور یہ پورا جملہ محلاً مجزوم ہے' اس لیے اس میں استعمال ہونے والا فعل مضارع ''يَعْلَمُ'' مجزوم نہیں ہوا۔ اگر جوابِ شرط میں فعل مضارع آتا تب وہ مجزوم ہوتا۔ اُس وقت جملہ اس طرح ہوتا ''فَيَعْلَمْهُ اللّٰهُ''۔ ''وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ'' میں ''مَا'' نافیہ ہے۔ اس کا اسم ''مِنْ اَنْصَارٍ'' ہے جو مبتدأ مؤخر نکرہ کے طور پر آیا ہے اور ''لِلظّٰلِمِيْنَ'' قائم مقام خبر ہے۔

ترجمہ:

وَمَآ: اور جو	اَنْفَقْتُمْ: تم لوگ خرچ کرتے ہو
مِّنْ نَّفَقَةٍ: کسی قسم کا خرچہ	اَوْ نَذَرْتُمْ: یا منت مانتے ہو
مِّنْ نَّذْرٍ: کسی قسم کی منت	فَاِنَّ اللّٰهَ: تو یقیناً اللہ
يَعْلَمُهٗ: جانتا ہے اس کو	وَمَا: اور نہیں ہیں
لِلظّٰلِمِيْنَ: ظلم کرنے والوں کے لیے	مِنْ اَنْصَارٍ: کسی قسم کے مددگار

نوٹ (۱): احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں منت ماننے کو مستحسن نہیں قرار دیا گیا ہے۔ لیکن کوئی شخص اگر منت مان بیٹھے اور اس میں کسی شرعی قباحت کا کوئی پہلو نہ ہو تو اس کو پورا کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ (تدبر قرآن)

ہر انفاق اور منت کا عمل بھی اللہ کے علم میں ہوتا ہے اور ان کے پیچھے پوشیدہ جذبے اور نیت کو بھی اللہ جانتا ہے۔ یہ اعمال اگر صرف اللہ تعالیٰ کے لیے نہ ہوں' بلکہ جذبے اور نیت میں کوئی فتور ہو' تو پھر ایسے عمل کرنے والوں کو یہاں ظالم کہا گیا ہے۔

فرمان نبوی ﷺ

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ

''تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے''

(رواہ البخاری' عن عثمان بن عفان ؓ)